

کتاب خانہ عبداللہ بھائی

کراچی ایک تجارتی اور صنعتی شہر ہے قیام پاکستان سے پہلے یہاں علمی اور تعلیمی ادارے برائے نام تھے کتب خانے اور لائبریریوں کو نہ ہونے کے برابر تھیں دوچار معمولی لائبریریوں مثلاً فریڈر ہال لائبریری یا فالح دینا ہال لائبریری تھیں مگر قیام پاکستان کے بعد بہت سے علمی و ادبی تعلیمی ادارے لٹریچر سوسائٹیاں اور کتب خانے وجود میں آئے بعض ذی علم حضرات نے اپنے ذاتی ثمن کی بنا پر نئی طور سے کتابیں جمع کیں جو اب اچھے خاصے کتب خانے بن گئے ہیں کراچی میں مندرجہ ذیل حضرات کے کتب خانے خاص طور سے ہمارے علم میں ہیں۔

مشفق خواجہ

ڈاکٹر جمیل جاہلی

ابوسلمان شاہجہان پوری

سید محمد بیدری

خالد اسحاق ایڈووکیٹ

حکیم محمود احمد برکاتی

ضمیر نیازی

مولانا مصطفیٰ جوہر

مولوی عبدالباقی حیدر آبادی

عاجی عمر محمد

عبدالرؤف عروج

ڈاکٹر معین الدین عقیل

مولانا عبدالرشید نعمانی

مولوی عبدالمہم چشتی

محمد مل جان زئی

میاں محمد سعید

پیر حسام الدین یرشدی

محمد رحیم دہلوی

کریم بخش خالد

طارق بن یوسفی

شاہ شہداء اللہ کیفی

شہداء الحق صدیقی

محمد داؤد جی دادا بھائی

محمد احمد علی خان

محمد ایوب قادری (راقم)

یہ کتب خانے اس اعتبار سے اور بھی قابل قدر ہیں کہ ذاتی شوق کی بنا پر وجود میں آئے ہیں اس طرح کا ایک ذاتی کتب خانہ عبداللہ بھائی کا ہے جس کا یہاں تعارف مقصود ہے عبداللہ بھائی ابن علی محمد ابن اسماعیل ابن دؤند مبین، جام نگر اسٹیٹ (کاٹھیا داڑ) کے ایک مقام کلاوڈ (Kalam) میں ۱۹۰۷ء میں پیدا ہوئے وہ اپنے والد کے اکلوتے فرزند ہیں ماہول کے مطابق گجراتی کی چھٹی جماعت تک ان کی تعلیم ہوئی۔

دو تین انگریزی کی کتابیں اور قرآن کریم ناظرہ پڑھا اور ایک کتاب تعلیم نامہ اردو پڑھی جو مہذبہ لعیاب اور نصیحت آمیز حکایات وغیرہ پر مشتمل تھی۔ اسی کتاب تعلیم نامہ نے ان کو اردو زبان سے آشنا کیا عربی اور اردو کے استاد ایک مخلص اور نیک نفس بزرگ اسمعیل میاں تھے۔

عبداللہ بھائی اردو پڑھتے تو لیتے ہیں اور خوب پڑھتے ہیں مگر لکھنا نہیں جانتے اس کے باوجود ان کو علم کی لگن ہے اور کتاب دوستی کا یہ عالم ہے کہ ایک اچھا خاصا کتب خانہ جمع کر لیا ہے۔

عبداللہ بھائی کے والد لسلہ تجارت تقریباً ۱۸۸۵ء سے ازبیکہ جاتے تھے اور دو تین سال رہ کر چلے آتے تھے ۱۹۲۰ء میں ان کے والد عبداللہ بھائی کو بھی اپنے کاروبار میں ہاتھ بٹلنے کی غرض سے ازبیکہ (پرمگیز مقبوضات) گئے ان کا سلسلہ کاروبار میں بیرا (Bera) اور انشاپی (Bera) میں تھا وہ کپڑے اور پرجون کی تجارت کرتے تھے کاروبار خوب چل رہا تھا اور دو تین ہزار روپیہ ماہانہ آمدنی ہو جاتی تھی ۱۹۲۷ء تک یہی سلسلہ رہا اس کے بعد حالات رو با نخطا ہو گئے تجارت میں تو یہ اتنا چرچاؤ

کتے ہی رہتے تھے۔

۱۹۴۸ء میں عبداللہ بھائی افریقہ کی سکونت ترک کر کے پاکستان آئے کچھ عرصے ٹھٹہ اور سکھر میں تجارت اور ملازمت کی اور پھر کراچی آگئے۔

شروع شروع میں عبداللہ بھائی کو گجراتی کتابوں کے مطالعہ کا شوق ہوا اور انہوں نے افریقہ میں گجراتی کتابیں جمع کرنی شروع کر دیں۔ گجراتی کی زیادہ تر کتابیں وہ بھٹی اور کاٹھیاواڑ سے منگوا کر لیتے تھے اس طرح ان کے پاس تقریباً تین ہزار کتابیں جمع ہو گئیں وہ زیادہ تر ادب، قصے، کہانی، ناول اور افسانوں پر مشتمل تھیں اردو کتابوں کے جمع کرنے کا آغاز اس طرح ہوا کہ ۱۹۳۹ء میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی ایک کتاب ”رسالہ دینیات“ کا اشتہار یا تبصرہ کسی اخبار یا رسالہ میں افریقہ میں نظر سے گزارا یہ رسالہ ہائی اسکول کے طلباء کے لئے لکھا گیا تھا عبداللہ بھائی نے ”رسالہ دینیات“ منگوا لیا اور اس کو پڑھا اس سے ان کو اتنی دلچسپی پیدا ہوئی کہ اردو کے رسالے اور کتابیں بھی منگوائیں اور مطالعہ شروع کر دیا۔ یہ آتش شوق ایسی بھڑکی کہ اب اردو کی کتابوں کی خریداری کا سلسلہ شروع ہو گیا ۱۹۴۵ء میں عبداللہ بھائی افریقہ سے ہندوستان آئے اور یہاں سے بہت سی کتابیں خرید کر لے گئے۔ ۱۹۴۸ء تک وہ مسلسل اردو کی کتابیں جمع کرتے رہے۔

افریقہ چھوڑتے وقت سب سے زیادہ ملال ان کو اپنے کتب خانے کا تھا جب پاکستان آئے تو پھر از سر نو کتابوں کی فراہمی شروع کر دی اس ہمارت، حالات کی نا استواری اور ناساز گاری کے باوجود کتاب اور کتب خانہ سے ان کا رشتہ نہیں ٹوٹا اپنے ناموافق حالات میں بھی تقریباً ہزار بارہ سو روپیہ سالانہ کی کتابیں خریدتے رہے۔

عبداللہ بھائی جو کتابیں خریدتے ہیں انہیں پڑھتے بھی ہیں مطالعہ ان کا محبوب مشغلہ ہے وہ فرمایا کرتے ہیں کہ مجھے پریشانیوں خصوصاً مالی پریشانی میں کتابوں کے مطالعہ سے سکون ملتا ہے۔

عبداللہ بھائی کے کتب خانے میں تقریباً پانچ ہزار کتابیں ہیں جن میں اردو کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ گجراتی کی تعداد دو ڈھائی ہزار اور انگریزی کی سو سو سو ہوں گی چند

فارسی کی کتابیں بھی ہیں جو تاریخ سے متعلق ہیں کتابوں کی برطی تعداد مذہب، اسلامیات، تاریخ، تہذیب، شہادت، تحریک آزادی اور تحریک پاکستان پر ہیں لغات انسائیکلو پیڈیا تقابلیہ۔۔۔ نئی کتابوں کا بھی اچھا خاصا مجموعہ ہے۔

تحریک پاکستان پر ایک صاحب تحقیقی کام کر رہے تھے انہیں وہ تمام پمفلٹ اور کتابچے جو ان کے لئے نہایت ضروری تھے یکجا عبداللہ بھائی کے کتب خانے میں دستیاب ہو گئے۔

عبداللہ بھائی کی تمام کتابیں نہایت سلیقے سے الماریوں میں رکھی ہیں کتابوں کی کافی تعداد جملہ ہے اور ان پر بانسی کاغذ کا گرد پوش چڑھا ہوا ہے گرد و غبار نام کو نہیں درنہ اچھا کتب خانوں میں ہم نے دیکھا ہے کہ کتابیں گرد سے اٹی ہوئی ہیں اور ان کی حالت ناگفتنی ہے عبداللہ بھائی کا کتب خانہ چھوٹے سے کمرے میں معلوم و فنون کا ایک خزانہ معلوم ہوتا ہے۔

کتابوں کے ملادہ انگریزی اور گجراتی کے ملی، ادبی اور مذہبی رسالے بھی محفوظ ہیں ان میں سے اکثر کے مستقل فائل ہیں۔

پاکستان کے اردو رسالوں میں البلاغ کراچی، بینات کراچی، فآران کراچی، زندگی لاہور ترجمان الحدیث لاہور، آفتی اکوڑہ خٹک، معلومات لاہور، چٹان لاہور، اقبال ریویو لاہور فکر و نظر لاہور، المعارف لاہور، میثاق لاہور وغیرہ خریدتے ہیں۔ ہندوستان کے رسالوں میں تجلی دیوبند، القرآن لکھنؤ، برہان دہلی، زندگی رام پور، صدق جدید لکھنؤ، معارف اعظم گڑھ ان کے پاس آتے تھے انگریزی میں *Voice of Islam* اور *Muslim News* کے وہ مستقل خریدار ہیں۔

گجراتی رسالوں میں مسلم گجرات (سورت) دین (احمد آباد) مین سدھارک (بمبئی) مین بلیٹن راجکوب، علم سورت کے وہ خریدار ہیں مسلم گجرات کا پندرہ سال کا فائل ان کے پاس موجود ہے۔

عبداللہ بھائی کے کتب خانے میں برصغیر پاک و ہند کے مندرجہ ذیل اداروں کی تصنیفات و مطبوعات خاص طور سے موجود ہیں۔

اعظم گڑھ	دارالمصنفین
دہلی	ندوۃ المصنفین
لاہور	مجلس ترقی ادب
راولپنڈی	ادارہ تحقیقات اسلامی
کراچی یونیورسٹی	شعبہ تصنیف و تالیف
لاہور	مرکزی اردو بورڈ
"	بزم اقبال
کراچی	اقبال اکیڈمی
"	انجمن ترقی اردو
لاہور	ادارہ ثقافت اسلامیہ
بہاول پور	اردو اکیڈمی
کراچی	ادارہ تحقیق و تصنیف
"	نفیس اکیڈمی
لاہور و کراچی	شیخ غلام علی اینڈ سنز